جمعرات 21- ستمبر 2000ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 21- ستمبر 2000ء - 22 جمادی الثانی 1421 ہجری - 21 تبوک 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 215

صحبت رسولؐ کے شیدائی

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنے قبیلہ کے ساتھ مدینہ پہنچے تو خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ شعر پڑھنے لگے

غَدًا نَلقَی الاَحِبّہ مُحمداً وَحِزْبَہ

ہم صبح اپنے پیاروں یعنی محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں سے ملیں گے۔

(مسند احمد۔ حدیث 12855)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے چندیں ہزار نبی اور رسول بھیجے اور ان کی شرف صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا تا ہر ایک زمانہ کے لوگ چشمدید نمونوں کو پاکر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کر کے ان کی اقتداء کے لئے کوشش کریں۔ اگر صحبت صالحین میں رہنا واجبات دین میں سے نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ اپنے کلام کو بغیر بھیجنے رسولوں اور نبیوں کے اور طور پر بھی نازل کر سکتا تھا یا صرف ابتدائی زمانہ میں ہی رسالت کے امر کو محدود رکھتا اور آئندہ ہمیشہ کے لئے سلسلہ نبوت اور رسالت اور وحی کا منقطع کر دیتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی عمیق حکمت اور دانائی نے ہرگز ایسا منظور نہیں رکھا اور ضرورت کے وقتوں میں یعنی جب کبھی محبت الٰہی اور خدا پرستی اور تقویٰ طہارت وغیرہ امور واجبہ میں فرق آتا رہا ہے مقدس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پاکر نمونہ کے طور پر دنیا میں آتے رہے ہیں اور یہ دونوں قضیئے باہم لازم ملزوم ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاح خلائق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ بلاشبہ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ میں سے ہے کہ یہ مہم عظیم اصلاح خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے روبراہ نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 17 تا 19)

مبشر مارکیٹ

○ احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ محلہ دارالرحمت غربی میں صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی مارکیٹ کا نام حضور انور نے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے نام پر مبشر مارکیٹ عطا فرمایا ہے۔ محترم مولانا سلسلہ کے فدائی خادم تھے اور اسی محلہ میں ان کی رہائش بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

(ناظم جائیداد)

حضور انور کی ایک خواہش

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے کچھ عرصہ قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اہل ربوہ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھل دار پودے (کینو، امرود، تیسرا کوئی بھی اپنی مرضی سے) لگائیں۔

اس مبارک خواہش کے پورا کرنے کے لئے گلشن احمد نرسری سے کینو، امرود، مالٹا شکری، مسمی، شہتوت کے علاوہ مختلف قسم کے پھلدار پودے ارزاں قیمت پر خرید کر اپنے گھروں میں لگائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

کفالت یتامٰی کی مبارک تحریک

جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ کو دیکر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1200 یتامٰی کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 25/ ستمبر 2000ء

12-40 a.m. البانین پروگرام۔
1-05 a.m. درس القرآن نمبر 23
2-50 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. دستاویزی پروگرام۔
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر 440
8-25 a.m. چائنیز سیکھئے۔
8-55 a.m. ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
(ریکارڈ۔17/ ستمبر 2000ء)
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m. درس القرآن نمبر 23
12-30 p.m. لقاء مع العرب۔
1-30 p.m. اردو کلاس نمبر 440
3-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m. نارویجین سیکھئے۔
5-10 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 157
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر
8-55 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت۔
10-15 p.m. اردو کلاس نمبر 441
11-35 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 26/ ستمبر 2000ء

12-35 a.m. ترکی پروگرام۔
1-00 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m. دینی تعلیمات
2-20 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 157
3-30 a.m. نارویجین سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-50 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔
6-50 a.m. اردو کلاس نمبر 441
8-25 a.m. نارویجین سیکھئے۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔
11-10 a.m. پشتو پروگرام۔
12-05 p.m. دینی تعلیمات
12-35 p.m. لقاء مع العرب
1-35 p.m. اردو کلاس نمبر 441
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-30 p.m. فرانسیسی پروگرام
5-00 p.m. بنگالی ملاقات
(ریکارڈ: 19 ستمبر 2000ء)
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 128
8-10 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر۔
9-00 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت۔
11-40 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 27/ ستمبر 2000ء

12-45 a.m بنگالی سروس۔
1-45 a.m. ہماری کائنات۔
2-20 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 128
3-25 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔
6-00 a.m. بنگالی ملاقات۔
7-00 a.m. اردو کلاس نمبر 442
8-20 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-50 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 128
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-05 p.m. ہماری کائنات۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-35 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. اردو اسباق
5-05 p.m. اطفال سے ملاقات
(ریکارڈ: 20 ستمبر 2000ء)
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 129
8-15 p.m. اردو اسباق
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-10 p.m. اردو کلاس نمبر 443
11-30 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 28/ ستمبر 2000ء

12-55 a.m. اطفال سے ملاقات۔
(ریکارڈ: 20 ستمبر 2000ء)
1-55 a.m. مشاغل
2-25 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 129
3-30 a.m. اردو اسباق نمبر 17
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-05 a.m. لقاء مع العرب۔
6-05 a.m. اطفال سے ملاقات۔
7-10 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 443
8-25 a.m. اردو اسباق
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 129
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سندھی پروگرام۔
12-00 p.m. مشاغل
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-40 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 443
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. ترکی سیکھئے۔
5-05 p.m. لقاء مع العرب۔
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 158
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔
10-15 p.m. اردو کلاس۔
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی ڈیجیٹل نشریات

آج کل ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی Analogue نشریات ایشیا کے لئے Intel Sat703 57 degrees East پر آرہی ہیں۔ اس سیٹلائٹ کے ساتھ ایم ٹی اے کا معاہدہ دسمبر 2001ء تک ہے۔ جس کے ختم ہونے میں ابھی ایک سال سے زائد عرصہ باقی ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل ایشیا کے لئے اپنی ڈیجیٹل نشریات عنقریب شروع کر رہا ہے۔ تاہم ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی جو Analogue نشریات اس وقت پاکستان میں موصول ہو رہی ہیں یہ نئے نظام کے ساتھ ساتھ متوازی طور پر دسمبر 2001ء تک جاری رہیں گی اس لئے Analogue دیکھنے والے احباب جماعت کے لئے فوری طور پر پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے۔ جو دوست اب پہلی مرتبہ ڈش لگوا رہے ہوں تو انہیں ڈیجیٹل سسٹم ہی لگوانا چاہئے تاکہ بعد میں دوبارہ خرچ نہ کرنا پڑے۔

نئے نظام میں ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے والوں کو صرف ڈیجیٹل ریسیور لینا پڑے گا۔ ڈیجیٹل نشریات آٹھ فٹ کی جالی کی ڈش اور C بینڈ کی موجودہ ایل این بی کے ساتھ بالکل صاف دیکھی جاسکیں گی۔ اس لئے جو احباب نئے سسٹم سے استفادہ کرنا چاہیں گے انہیں صرف ایک ڈیجیٹل ریسور خریدنا پڑے گا۔ جبکہ موجودہ ڈشیں اور LNB کام آجائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب جماعت کو ہمارا مشورہ ہے کہ وہ دو تین ماہ انتظار کرلیں جنوری 2001ء تک انشاء العزیز ڈیجیٹل ریسیورز کی قیمتوں میں کمی کی توقع ہے۔

(شعبہ سمعی وبصری نظارت اشاعت)

سادہ زندگی تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی ہے

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے کیونکہ وہ جو کچھ جمع کریں گے اپنی ضرورت کے لئے کریں گے اور اس طرح امراء کو بھی اس سے فائدہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت کا وقت آجائے تو اسی وقت پس انداز کیا ہوا سرمایہ ان کے کام آئے گا۔"

(خطبہ جمعہ 25- نومبر 1938ء الفضل جلد 26 نمبر 277)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سادہ زندگی کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے۔ سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہوسکتے۔ ہمارے ایمان کی اسی میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"

(خطبہ جمعہ 26- مئی 1936ء الفضل جلد 23 نمبر 20)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"ایک کھانا کھانے اور سادہ لباس پہننے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس طرح امارت اور غربت کا سوال جاتا رہتا ہے۔"

(الفضل 8- فروری 1936ء جلد 22 نمبر 184)

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

○ اہل ربوہ کی سہولت کے لئے نظارت زراعت میں موسم سرما کی سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں اسی طرح گندم اور چاول کو کیڑا لگنے سے بچانے کا نسخہ بھی دفتر ہذا میں میسر ہے زراعت کے بارے میں مشورون کے لئے بھی دفتر ہذا سے رابطہ کریں اسی طرح آپ فون پر بھی رابطہ کرسکتے ہیں۔

فون دفتر نظارت زراعت 213635

(نظارت زراعت)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مقبول احمد صاحب ظفر

صحابی رسولؐ - مشہور شاعر

حضرت لبید بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ

جنہوں نے قبولِ اسلام کے بعد شعر کہنا چھوڑ دیئے

"لبید نے زمانہ اسلام کا پایا تھا اور مشرف باسلام ہو گیا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے کلام کو یہ عزت دی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ ایسی ایسی تباہیاں ہوں گی جن سے ایک ملک تباہ ہو گا وہ اسی کے مصرع کے الفاظ میں بطور وحی فرمائی گئی جو اس کے منہ سے نکلی تھی..... اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ ہجری میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 9)

حضرت لبید کا پورا نام ابو عقیل لبید بن ربیعہ عامری بن صعصعہ ہے۔ آپ کے والد کو ان کے جود و سخا اور مساکین اور فقراء کی مدد کرنے کے سبب "ربیع المقترین" یعنی پریشان حالوں اور فقراء کا ملجا و ماویٰ کا لقب دیا جاتا تھا۔ حضرت لبیدؓ کا تعلق قبیلہ "معز" کی شاخ بنو عامر سے تھا۔ آپ کے چچا قبیلہ "معز" کے نامور اور بہادر جنگجو تھے۔ دوران جنگ ان کی نیزہ چلانے کی مہارت بے مثال تھی اسی لئے انہیں ملاعب الاسنہ" یعنی نیزوں سے کھیلنے والا کا لقب دیا جاتا ہے۔ حضرت لبیدؓ نے بھی اسی سخاوت' فیاضی اور جنگی ماحول میں پرورش پائی۔

شاعری کی ابتداء

ربیع بن زیاد جو آپ کے ننھیالی خاندان "عبس" کا سردار تھا' ایک دن وہ اس وقت کے بادشاہ نعمان بن منذر کے دربار میں گیا اور حضرت لبیدؓ کی قوم "بنو عامر" کا انتہائی برے انداز میں بادشاہ کے سامنے ذکر کیا۔ جس سے بادشاہ کے دل سے بنو عامر کی عزت اور عظمت جاتی رہی۔ چنانچہ بنو عامر کا وفد جب لبیدؓ کے چچا "ملاعب الاسنہ" کی قیادت میں بادشاہ سے ملنے اس کے دربار میں گیا تو بادشاہ نے ان سے نہایت بے رخی کا سلوک کیا۔ اس سلوک سے بنو عامر کو بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے بادشاہ کے دل میں جگہ بنانے کے لئے کوئی طریقہ سوچنا شروع کر دیا۔ اس زمانہ میں لبید کم سن تھے انہوں نے بڑے جوش اور جذبہ کے ساتھ وفد کے اراکین سے کہا کہ وہ اس معاملہ میں انہیں بھی شریک کر لیں اور ان سے بھی مدد لیں۔ لیکن کم عمری کے باعث انہوں نے ان کی باتوں پر توجہ نہ دی لیکن انہوں نے اصرار کیا تو ان کی قوم نے ان کی درخواست قبول کر لی چنانچہ انہوں نے وفد سے عہد کیا کہ وہ ربیع بن زیاد کی ایسی ہجو لکھیں گے جس سے بادشاہ اسے اپنی مجلس میں شامل تک نہیں کرے گا۔ ان کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہجو لکھنے سے پہلے ہم تمہاری قوت بیان کا امتحان لیں گے کہ تم اس قابل ہو بھی یا نہیں۔ انہوں نے کہا "وہ کیسے"؟ انہوں نے ایک باریک شاخوں' کم پتوں والی بوٹی' جو زمین پر بچھی ہوئی تھی اور تربہ اس کا نام تھا' کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تم اس بوٹی کی برائیاں بیان کرو چنانچہ لبیدؓ نے فوراً فصیح و بلیغ الفاظ میں کہا۔

یعنی یہ تربہ بوٹی نہ آگ جلانے کے کام آتی ہے نہ گھر میں لگائی جاتی ہے' نہ کسی کو خوش کرتی ہے۔ اس کی لکڑی کمزور ہے۔ اس کے فوائد کم ہیں اور شاخیں چھوٹی ہیں۔ چاروں میں سے سب سے زیادہ ردی چارہ ہے اور مشکل سے اکھڑنے والی ہے۔"

فی البدیہہ اتنا عمدہ کلام سن کر قوم والوں نے لبیدؓ کو اپنے دشمن کی ہجو گوئی کی اجازت دے دی۔ چنانچہ لبیدؓ نے ایک نہایت ہی تیز چبھتی ہوئی ہجو یہ رجز کہی جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔

مھلاأبیت اللعن لاتاکل معه

بادشاہ سلامت ذرا ٹھہریئے' خدا آپ کا اقبال بلند کرے' اس کے ساتھ کھانا نہ کھایئے گا۔ بادشاہ نے اس ہجو کو سنا اور اب اس کا دل ربیع بن زیاد کی نفرت سے بھر چکا تھا چنانچہ اس نے اسے دربار سے نکال دیا اور عامریوں کو اعزاز و احترام سے نوازا اور اپنا مقرب بنا لیا کہتے ہیں یہی کمسن لبید کی وہ پہلی رجز تھی جو ان کی شہرت کا باعث بنی۔ بعد ازاں لبید قطعات اور طویل منظومات کہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی قوم کے وفد کے ساتھ جا کر آنحضورؐ سے مدینہ میں ملاقات کی اور اسلام قبول کر لیا۔

بعض مورخین کے نزدیک آپ نے وفد بنو عامر (یعنی اپنی قوم) کی بجائے وفد بنو کلاب کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا۔ کیونکہ عام الوفود (وہ سال جس میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں کثرت سے عرب قبائل وفد بن کر آئے) میں بنو عامر کے وفد میں عامر بن طفیل اور اس کے بہت سے ساتھی تھے جن کے لبیدؓ بہت مخالف تھے اس لئے اس وفد کے ساتھ آپ نہیں جا سکتے تھے اور اگر آپ بنو عامر ہی کے وفد میں شامل ہو کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو پھر وہ بنو عامر کا کوئی اور وفد ہو گا جس میں عامر بن طفیل وغیرہ شامل نہیں ہوں گے۔

شاعری چھوڑ دی

اسلام قبول کرنے کے بعد عرب کے اس فصیح و بلیغ شاعر نے قرآن حفظ کیا اور شاعری چھوڑ دی اور پھر جب کبھی ان سے اشعار کی فرمائش ہوتی تو یہ قرآن کی آیات پڑھتے۔ ایک دفعہ اپنے زمانہ خلافت میں حضرت عمرؓ نے آپ سے اپنے اشعار سنانے کی فرمائش کی تو آپ نے سورۃ البقرہ کی بعض آیات پڑھیں اور فرمایا:۔

کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے سورہ بقرہ اور سورۃ آل عمران سکھا دی ہیں تو اب نہ مجھے شعر کہنے کی طاقت ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت میرے تو تمام جذبات اور خیالات کی عکاسی اس قرآن سے ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ نے لبیدؓ کے اس عشق قرآن کے نمونہ کو دیکھ کر آپ کے دو ہزار درہم ماہانہ کے وظیفہ میں پانچ صد درہم کا اضافہ کر دیا۔

عربی ادب کی کتب کے مطابق اسلام لانے کے بعد آپ نے صرف ایک ہی شعر کہا تھا اور وہ یہ ہے۔

-تمام تعریف اس خدا کے لئے ہے جو مجھ پر اس وقت تک موت کا وقت نہیں لے آیا جب تک کہ میں نے جامۂ اسلام زیب تن نہیں کر لیا۔

رسول اللہؐ کی پسندیدگی

اسی وجہ سے کہ لبیدؓ نے اسلام لانے کے بعد شاعری چھوڑ دی انہیں مخضرمی شعراء (یعنی عربی کے وہ شعراء جنہوں نے اسلام سے قبل بھی شاعری کی ہو اور اپنی شاعری کی وجہ سے مشہور رہے ہوں اور پھر اسلام لائے ہوں اور اپنے اسلام کے زمانہ میں بھی شاعری کرتے رہے ہوں جیسا کہ حسانؓ بن ثابت اور کعب بن زہیر وغیرہ) کی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا بلکہ ان کا شمار زمانہ جہالت کے شعراء کے طبقوں میں ہوتا ہے۔ لیکن ان کی زمانہ جہالت کی شاعری بھی بڑی عظیم المرتبت ہے کیونکہ وہ افصح الکلام نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مقبولیت کی سند لئے ہوئے ہے۔ حضور ﷺ نے آپؓ کے کلام کے حق میں جو الفاظ کہے ہیں وہ اس دنیا میں بھی شعراء کے گروہ میں سے آپ کو ایک نمایاں مقام دیئے ہوئے ہیں اور آخرت میں بھی آپؓ کے ماتھے پر چمک رہے ہوں گے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق کلمۃ قالها شاعر کلمه لبید۔ الاکل شئی ماخلا اللہ باطل

کہ سب سے زیادہ سچی بات جو کبھی کسی شاعر نے کہی ہو وہ لبید کی یہ بات ہے کہ غور سے سنو' خدا کے علاوہ دنیا کی ہر شئے باطل ہے۔

لبید کی شاعری کی خصوصیات

جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے لبید ایک سخاوت کرنے والے اور بہادری کی صفات رکھنے والے خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور یہ صفات ان کے اپنے اندر بھی موجود تھیں۔ وہ بڑے فیاض' نہایت دانا' شریف النفس' پیکر مہرو مروت' بہادر اور اپنی قوم کی غیرت رکھنے والے تھے اور یہی ان کے اخلاق اور جذبات ہیں جو ان کی شاعری میں رواں دواں نظر آتے ہیں وہ انتہائی سچائی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے تھے ان کی ایسی فطرتی سچائی کا اظہار ان کے کچھ اشعار سے ایسے انداز میں ہوتا ہے کہ بعض محققین یہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ اشعار تو کسی مسلمان کے علاوہ کوئی اور کہہ ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ادب کے محققین کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو یہ کہتا ہے کہ لبیدؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی شاعری جاری رکھی (الشعر والشعراء لابن قتیبہ باب لبید بن ربیعہ) حالانکہ لبید اگرچہ اسلام کی صداقت سے مکمل طور پر تو اسلام قبول کرنے کے بعد ہی آگاہ ہوئے لیکن اپنی فطرتی سچائی کے نتیجہ میں وہ بعثت اسلام سے قبل' بعض اور سعید فطرت لوگوں کی طرح' خدا کی توحید کے قائل تھے اور اس کی یہ توحید سے محبت ہی تھی جس کی وجہ سے وہ ایسے حقائق بیان کرتے تھے جس کی تصدیق اسلام بھی کرتا ہے اس کی مثال وہ مصرعہ ہے جس کی آنحضورؐ نے بھی تعریف کی اور جو پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

لبیدؓ کی شاعری فخریہ شاعری اور شرافت اور خاندانی وقار کے اظہار کا مرقع ہے ان کی نظم کی عبارت پر شوکت اور الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے جس میں بھرتی کے الفاظ نہیں ہیں۔ مرثیہ نگاری کے سلسلہ میں اپنے ہم و غم اور درد والم والے جذبات کی عکاسی کرنے کے لئے جو فصیح و بلیغ' مناسب الفاظ اور جو اسلوب وہ اختیار کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے اور بے نظیر ہے۔ لبیدؓ کا بہت بڑا شاہکار ان کا وہ قصیدہ ہے جو عرب کے سات مشہور قصائد میں سے چوتھا قصیدہ ہے۔ عرب کے دوسرے ہمعصر شعراء کی طرح وہ بھی اپنے اس قصیدہ کا آغاز صحراء کھنڈروں کی تعریف اور محبوب کی یاد سے کرتے ہیں پھر اپنی سواری (اونٹنی) کا طویل وصف بیان کرتے ہیں پھر اپنی زندگی' اپنے پسندیدہ مشاغل' تفریحات' فیاضی و شجاعت کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنی قوم کا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب

تعلیم الاسلام کالج اور ڈاکٹر حمید احمد خان کی یادیں

روزنامہ "الفضل" میں ڈاکٹر حمید احمد خان سے متعلق مضامین پڑھے جب حمید ایف ایس سی میں پڑھتا تھا اس وقت کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ بیسیوں واقعات اور خصوصاً حمید احمد کا حسین اور ہونہار چہرہ پردہ اسکرین کی طرح سامنے آ گیا۔ اور مجھے ایسا لگا کہ وہ میرے سامنے بیٹھا پڑھنے میں مگن ہے۔ اس ضمن میں چند ایک باتوں کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ باتیں بھی ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔

خاکسار ان دنوں ساہیوال گورنمنٹ سروس میں بطور اینٹی ملیریا آفیسر کے کام کر رہا تھا۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ آیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) سے ملاقات ہوئی۔ آپ ان دنوں افسر جلسہ سالانہ تھے۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم آج کل کہاں ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں ساہیوال میں متعین ہوں۔ فرمایا کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ اپنی نوکری چھوڑ کر فوراً یہاں آ جاؤ۔ میں نے ساہیوال پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ 24 گھنٹے کا نوٹس دے کر سرکاری ملازمت کو خیرباد کہہ دیا اور حضرت خلیفہ ثالث کی خدمت میں حاضر ہو گیا جو اس وقت تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایف ایس سی کو بیالوجی پڑھانے والا کوئی ٹیچر نہیں ہے تم آج سے ہی کلاسز لینی شروع کر دو۔

میں نے ابھی تک ایم ایس سی نہیں کیا تھا۔ صرف بی ایس سی کا امتحان پاس کر رکھا تھا۔ اور پڑھانے کا تجربہ بھی نہیں تھا۔ ایف ایس سی کے امتحان میں صرف تین چار ماہ باقی تھے۔ اور گزشتہ ڈیڑھ سال سے طلباء نے کچھ نہیں پڑھا تھا۔ اگرچہ یہ میرے لئے بہت بڑا چیلنج تھا پھر بھی میں نے اس چیلنج کو قبول کیا اور دعاؤں کے ساتھ بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ ان بچوں میں ہونہار حمید احمد بھی تھا۔ میں نے Extra Classes بھی لینا شروع کر دیں۔ شام کے وقت بھی کالج جا کر کلاسز لیتا۔ بعض دفعہ عصر کے وقت سے کلاسز شروع ہوتیں اور عشاء کے وقت تک جاری رہتیں۔ میں چونکہ نوآموز تھا اس لئے تیاری بھی کرنا پڑتی دو سال کا کورس تین ماہ میں ختم کروانا تھا۔ بس ایک دھن تھی جو لگی ہوئی تھی کہ کسی طرح یہ ذہین طلباء اپنی منزل مقصود کو پا لیں۔ مجھے یاد ہے کہ اس گروپ میں اکثر طالب علم بہت ذہین اور محنتی تھے۔ خصوصاً حمید احمد خان اور حافظ عبدالسلام صاحب وکیل التبشیر کے بیٹے (غالباً ناصر احمد) اور گیانی واحد حسین صاحب کے بیٹے' اسی طرح شیخ نصیر احمد جو آج کل لاہور میں پریکٹس کر رہے ہیں' ابھی تک یاد ہیں۔ بعض دفعہ مجھے کئی کئی گھنٹے لگاتار پڑھانا پڑتا مگر میں نے طلباء میں کسی قسم کی اکتاہٹ اور تھکاوٹ کے آثار نہیں دیکھے۔ جو بات انہیں سمجھ نہیں آتی وہ بار بار پوچھتے تھے۔ اور میں کوشش کرتا تھا کہ انہیں پوری طرح مطمئن کروں۔ حمید احمد باوجود اس کے کہ بہت ذہین اور محنتی تھا' اس نے کبھی بھی یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ اسے دوسروں سے زیادہ آتا ہے۔ اس نے ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں سے کم علم ظاہر کیا۔ اس کے اندر چھپے ہوئے خزانے کا مجھے علم ہو جاتا اور میں اکثر اسے یہ کہتا کہ حمید تمہیں تو یہ نکتہ پہلے سے آتا تھا تم نے اس کا اظہار کیوں نہیں کیا۔ اور وہ شرما کر چپ ہو جاتا۔ طلباء نے مجھے بتایا کہ ایک ماہ کے لئے مرزا منظور احمد صاحب ایبٹ آباد سے بیالوجی پڑھانے کے لئے آئے تھے۔ مگر وہ بہت حد تک مایوس تھے۔ ان کے بقول شاید ہی کسی طالب علم کا داخلہ میڈیکل کالج میں ممکن تھا۔ یہ باتیں میرے دل میں مزید جوش پیدا کرتیں اور طلباء نے بھی اس چیلنج کو پورے جوش سے قبول کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (اس وقت پرنسپل) روزانہ تشریف لاتے اور مجھ سے رپورٹ لیتے کہ کتنا کورس مکمل ہو گیا ہے۔ اکثر شام کے وقت بھی تشریف لے آتے۔ آپ کو دیکھ کر میرا اور طلباء کا حوصلہ بہت بلند ہو جاتا۔

طلباء کی ہمت اور خاکسار کی کوششیں بر آئیں۔ اور ہم نے تھیوری اور پریکٹیکل کا تمام کورس مکمل کر لیا۔ پریکٹیکل میں تمام طلباء نے اس قدر دلچسپی لی کہ مینڈک کی چیر پھاڑ کی مشق گھروں میں بھی کرتے۔ گیانی صاحب کا بیٹا (غالباً محی الدین) تو Dissection اس عمدگی سے کرتا کہ خون کی ایک ایک نالی واضح ہو جاتی اور ان میں کسی قسم کا زخم نہیں لگنے پاتا۔ مجھے اس وقت اکثر یہ خیال آتا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر ماہر سرجن بنے گا۔

امتحان کے بعد ہم سب لوگ شدت سے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے۔ جس دن نتیجہ نکلا تو مارے خوشی کے دل باغ باغ ہو گئے۔ حمید احمد پورے پنجاب میں اول آیا تھا۔ اور غالباً ریکارڈ قائم کیا تھا اسی طرح تیسری' چوتھی اور چھٹی پوزیشنز بھی تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کی تھیں۔ اس قسم کا شاندار نتیجہ تعلیم الاسلام کالج کی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔ احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اساتذہ' طلباء' طلباء کے والدین اور پرنسپل صاحب کتنے خوش ہوئے ہوں گے۔ ان دنوں ہر سال کے اختتام پر ہوسٹل مین ایک تقریب ہوا کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ اس سال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں خاص طور پر طلباء کی کامیابی کا ذکر فرمایا۔ پرنسپل صاحب' طلباء اور اساتذہ کو مبارک باد دی۔ ان کے یہ الفاظ مجھے ابھی تک یاد ہیں۔ کہ ہمارے بعض گریجوایٹ اساتذہ ایم ایس سی پاس اساتذہ سے بھی زیادہ قابل ہیں۔ آپ کا اشارہ اس خاکسار کی طرف تھا کیونکہ خاکسار ہی ایک واحد استاد تھا جس نے ابھی ایم ایس سی نہیں کیا تھا۔ اور صرف گریجوایٹ ہونے کی حیثیت میں ہی ایف ایس سی کے طلباء کو بیالوجی پڑھائی۔ نہ صرف یہ بلکہ دو سال کا کورس تین ماہ میں ختم کروایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا کہ ہمارے پانچ طلباء نے پہلی دس پوزیشنز میں سے کوئی نہ کوئی پوزیشن حاصل کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان دنوں میڈیکل کالجز میں ایڈمنسٹریٹر مقرر تھے جو داخلہ وغیرہ کو کنٹرول کرتے تھے۔ داخلہ کے دوران کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ایڈمنسٹریٹر نے کالج کے پروفیسر سے بڑی حیرانگی سے پوچھا کہ ایک پسماندہ علاقے میں وہ کون سا کالج ہے جہاں کے طلباء اس قدر ذہین ہیں۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ ربوہ ایک پسماندہ علاقہ نہیں۔ وہاں تو ہر گھر کا ہر فرد تعلیم کے زیور سے پوری طرح آراستہ ہے۔

یہ واقعات میں نے محض تحدیث نعمت کی خاطر لکھے ہیں۔ تاکہ احباب جماعت ڈاکٹر حمید احمد کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اور نوجوانوں کو یہ احساس ہو کہ محنت' مصمم ارادہ و مستقل مزاجی اور اس کے ساتھ بزرگوں کی دعائیں ہمیشہ شیریں اثمار پیدا کرتی ہیں۔

اس خاکسار کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کی توفیق بخشے اور علم کی لو علم کے متلاشی لوگوں تک پہنچانے کی توفیق ملتی رہے۔

مکرم ماجد احمد خان صاحب

خدا حافظ میرے بھائی ڈاکٹر حمید احمد خان!

بوجھل بوجھل قدموں سے دل کو ڈھارس دیتا اس خاموش سی فضا میں جہاں پتہ بھی ہلے تو ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور یہاں رہنے والوں کو شاید گراں بھی گزرتا ہو۔ دور دور تک پھیلے پھول اور سبزے کے درمیان میں وہاں تھا جہاں میری بہن منوں مٹی تلے اس دنیا سے بے نیاز آج ضرور خوش ہو گی۔ اس کے سر کا تاج بے شمار دلوں کو اداس کر کے آج یہیں تھا' اس کے پہلو میں۔ اس کے بچے' اس کی بوڑھی ماں' اس کے بہن بھائی اور پھر میرے جیسے جن کو وہ خون کا رشتہ نہ ہونے کے باوجود بے انتہا عزیز تھا۔ سب اس کو ڈھونڈتے تھے جانتے ہوئے بھی کہ یہاں ہے۔ دیر ہو گئی میرے بھائی۔ میں پہلے آ جاتا' تجھے مل لیتا' تجھے خدا حافظ کہہ لیتا۔ اس کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں لگا جیسے دل آنکھوں کے راستے بہہ نکلے گا۔ ٹھنڈی ہوا اور پڑتی پھوار میں اس کے تعلق کے آنسو بھی زمین بھگونے لگے۔ وجود کی کڑواہٹ دھلنے لگی۔ وہ دونوں اکٹھے تھے' ہارٹلے پول کی سرزمین کو سینچنے والے۔ خدا کے نام لیوا اپنے پیچھے چھوڑنے والے۔ تم پر خدا کی رحمتیں ہوں۔ تم دونوں نے اس سرزمین پر وہ پھول لگائے ہیں جو آنے والے وقت میں خدا کے نبی کی خوشبو سے اس کو معطر کریں گے۔ یہ سرزمین تمہیں بہت یاد کرے گی۔ اس باغ کی نگہبانی اب ان کے سپرد ہے جن کو تم پیچھے چھوڑ گئے ہو۔ دعا کرتے کرتے اب تو سب کچھ دھندلانے لگا ہے۔ خدا حافظ میرے بھائی! تمہارا اللہ نگہبان!!۔

وقف عارضی کی برکات

ایک واقف عارضی نے محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کے نام وقف عارضی کرنے کے بعد تحریر کیا ہے۔

"آپ نے لکھا ہے کہ اپنے ذاتی تجربے اور جو آپ کو فوائد حاصل ہوئے ہیں ان کے بارہ میں ضرور تحریر کریں۔ تو مکرمی میرے لئے زندگی وقف کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ اور خدا جانتا ہے کہ اس وقف سے مجھے بڑی لذت حاصل ہوئی اور آئندہ کے لئے بھی میرے دل میں یہ جوش و جذبہ پیدا ہوا کہ ضرور وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لیتا رہوں گا۔ بلکہ ایک موقع پر تو یہ خواہش یہاں تک پہنچی کہ ان ایام کے اختتام پر دوبارہ فوری طور پر میں دوبارہ اس تحریک میں شرکت اختیار کروں۔

مجھے اپنی تربیت کا خاص موقع ملا۔ بے شک پہلے بھی میں اپنی جماعت کے متعلق کچھ علم رکھتا تھا لیکن ان ایام میں تو مزید اپنی تربیت کا موقع ملا اور یہ اعتماد ابھر آیا کہ میں بھی کچھ کر سکتا ہوں میں بھی کسی سے کم نہیں بس اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حوالے کرنے کی ضرورت ہے اور پھر حقیقی لذات سے لطف اندوز ہوئیے۔

ان ایام میں احباب کی کچھ نفسیات کا علم بھی ہوا اور آئندہ کے لئے اندازہ ہوا کہ کس طرح ان کا تعاون حاصل کرنا ہے۔ اور کس طرح ان کے ساتھ چلنا ہے۔

میرے پاس اپنی شہری مجلس کے سابقہ عہدے ناظم اشاعت۔ اور ناظم تعلیم و تربیت رہے ہیں اور اب موجودہ عہدہ معتمد مجلس ہے اور اس حوالہ سے میرے دل میں ایک قدرتی جذبہ پیدا ہوا ہے کہ مجھے اپنے شعبہ میں بڑھ چڑھ کر کامیابی حاصل کرنا ہے اور کوئی دوسرا آگے کیوں گزرے ایک مقابلہ کی روحانی کیفیت نے جنم لیا ہے۔

جہاں تک میرے لئے ممکن ہو سکا خدا تعالیٰ کے حضور اپنے ہاتھ پھیلائے اور اپنے لئے اور تمام جماعت احمدیہ اور سیدنا حضور انور کے لئے دعائیں کیں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو ہمارے دور میں ہی مزید آسمانوں کی بلندیوں پر لے جائے۔ آمین"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
بس اے مرے پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
اس دیں کو پاؤ یارو بدرالدجیٰ یہی ہے
برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رچا یہی ہے
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

امام غزالی کا تجزیہ

راجہ انور صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے اپنے ایک کالم میں اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ مذہبی حضرات بسا اوقات اپنی اپنی مذہبی (اور مسلکی) عقیدت کے جوش میں اتنے تند و تلخ ہو جاتے ہیں کہ ان کے ساتھ فکری پنجہ آزمائی کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ مولانا محترم (زاہد الراشدی) نے اس ضمن میں اپنے والد محترم حضرت مولانا سرفراز خان صفدر اور اپنے ایک شفیق استاد کے حسن سلوک کا حوالہ دیا جنہوں نے انہیں احمدیہ فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کو گالی دینے سے روکا تھا۔ حالانکہ اپنے عقیدہ ختم نبوت کی رو سے ان کے استاد محترم فرقہ احمدیہ اور اس کے پیشوا کے شدید ترین مخالفین میں سے تھے۔ اسلام ہم سے اسی آئیڈیل سلوک کا متقاضی ہے۔ خدا کی جانب سے اس سے زیادہ واضح ہدایت اور کیا ہوگی۔

"(اے ایمان والو!) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں، انہیں گالیاں نہ دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ (لوگ) شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں....."

(الانعام = 107-108)

کاش علماء کی اکثریت (مولانا محترم کے والد صاحب اور ان کے استاد محترم کی مانند) مخالفین کے لئے ایسے ہی بلند اخلاق کا مظہر ہوتی۔ مگر بدقسمتی سے صورت احوال اس کے عین برعکس ہے۔ پرائمری سکول کا ایک استاد تو اپنے شاگردوں کو دوسروں کی عزت کرنے کا درس دیتا ہے جبکہ ہمارے مذہبی حلقوں میں ایسے حضرات کی کوئی کمی ہے اور نہ ایسے لٹریچر کا کوئی قحط، جس کی رو سے دوسرے مسلک کے لوگوں کو سلام کہنا بھی کفر سے بدتر گناہ سمجھا جاتا ہے۔ علم جاننے کا نام ہے اور جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے مگر خود کو بدلتا ہے اور نہ اپنی روش کو اس کے متعلق جان لیجئے کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ اس کی مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے جو خود تو کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر کھڑا ہو لیکن لوگوں کو شب و روز طہارت، پاکیزگی اور صفائی کے نصف ایمان ہونے کا درس دیتا رہے۔ ظاہر ہے اگر وہ واقعی طہارت کے فوائد کا علم رکھتا اور غلاظت کے نقصانات سے آگاہ ہوتا تو کیا وہ سب سے پہلے کوڑے کرکٹ کے اسی ڈھیر کو صاف نہ کر دیتا؟ بالکل اسی طرح اگر کوئی صاحب علم شخص آپؐ کے اخلاق حسنہ کی تبلیغ کرتا ہے لیکن اس کے اپنے کردار و گفتار میں اس کے سلوک و رفتار میں اس اخلاق حسنہ کا کوئی عکس کوئی جھلک یا کوئی شائبہ موجود نہیں تو اس کے متعلق اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ کا علم ہی نہیں رکھتا۔ ورنہ وہ اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھالنے کی ضرور کوشش کرتا۔

علم حقائق کو تسلیم کرنا سکھلاتا ہے۔ جہاں علم کی حدیں ختم ہوں، وہاں تسلیم کی حدیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ اور وہاں سے آگے تعصب، نفرت اور غصے کے اندھیروں کا راج شروع ہو جاتا ہے۔ پیغمبر اسلام کی زندگی میں غصے، نفرت اور تعصب کا کہیں کوئی سراغ نہیں ملتا جبکہ ہماری مذہبی محافل ان تینوں کیفیات کا مرکب ہیں۔ ہم نے اپنے اپنے تعصبات کے اندھے پن میں ایک دوسرے کا سر پھاڑنے کو ہی حمیت دینی کا عنوان دے رکھا ہے۔ لیکن ہم اس بیماری کے بہت پرانے مریض چلے آ رہے ہیں۔ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (احیائے علوم) میں فرماتے ہیں۔

"علماء شدید تعصب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے (فکری یا مذہبی) مخالفین کو حقارت اور توہین کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخالفین کے معاملے میں (آنحضرت کی سی) نرمی، ملائمت اور لطف سے کام لیتے تو کامیاب رہتے۔ چونکہ اپنی اپنی شان و شوکت قائم رکھنے کے لئے جماعت بندی لازم ہے۔ نتیجہ یہ کہ اس جماعت بندی کی افزائش کے لئے مذہب کا جوش ظاہر کرنا اور مخالفین مذہب کو برا بھلا کہنا بھی لازم ہے۔ بنا بریں علماء نے تعصب کو اپنا ہتھیار بنا رکھا ہے اور وہ اپنے اپنے (گروہی، جماعتی اور مذہبی) تعصبات ہی کو مذہب کی حمایت اور اسلام کی مدافعت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت وہ خلقت کی تباہی کا موجب ہیں......"

ہمارے آج کے حالات امامؒ کی اس تعبیر سے کہیں زیادہ خراب ہیں۔ اس احوال واقعی پر خوبصورت الفاظ کا پردہ ڈالنے کی بجائے اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ مولانا محترم زاہد الراشدی صاحب نے اپنے کسی کالم میں لکھا تھا کہ آپ کی طبع اب جماعتی گروہ بندیوں سے اچاٹ ہو چلی ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اسلام کے نام پر قائم کی جانے والی متعصبانہ گروہ بندیوں کے خلاف قلمی اور علمی جہاد کا آغاز کیجئے کہ اس طرح کا کام آپ ایسا دھیرج رکھنے والا کوئی صاحب علم ہی سرانجام دے سکتا ہے۔

مولانا محترم اس بات سے اتفاق کریں گے کہ امام غزالیؒ سے بڑا عالم، ان سے بڑا مفکر اور متکلم اور ان سے زیادہ جہاندیدہ اور نکتہ رس عالم شاید ہی تاریخ اسلام میں مل سکے۔ سلاطین، وزراء، امراء، علماء اور صوفیاء ان کی محفل میں بیٹھنا، اپنے لئے ایک سعادت عظیم فرض کرتے تھے۔ اپنے سماج کا کوئی پہلو، اس کا کوئی طبقہ اور اس کا کوئی مسئلہ ان کی دوربین نگاہوں سے پوشیدہ نہ تھا۔ انہوں نے عمر بھر کے تجربے، تحقیق و جستجو کے بعد قوم کے سماجی اور اخلاقی انحطاط کی یہ وجہ تسمیہ بیان کی۔

"رعایا اس لئے ابتر ہو گئی کہ سلاطین (حاکموں) کی حالت بگڑ چکی ہے۔ ان کی حالت اس لئے بگڑی کہ علماء کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اور علماء کی خرابی اس لئے ہے کہ جاہ و جلال کی محبت نے انہیں آن لیا ہے۔"

غور کیجئے کہ امامؒ کے نزدیک کسی سماج کو بگاڑنے یا سدھارنے میں علماء کا کردار کتنا اہم ہے؟ نیز جاہ و جلال کی خواہش ہی علماء کرام کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اس خواہش پر قابو پائے اور اس وجہ کو دور کئے بغیر گویا اصلاح احوال ممکن نہیں اور ادھر ہماری حالت کچھ یوں ہے کہ ہمارے ہاں علما کے دو گروہ پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ہر عالم کی کاسہ لیسی کو ہی "اولیٰ الامر" کی حقیقی شکل سمجھتا ہے۔ دوسرا گروہ حاکمان وقت کے سامنے تو کلمہ حق کہتا ہے لیکن بدقسمتی سے وہ ان کی بجائے خود کو حاکم بننے کا خواہشمند اپنی کار پر جھنڈا لہرانے کے لئے بے قرار اور اپنے جاہ و حشم میں اضافے کا اسیر ہے۔ یعنی عملاً ہر دو جانب آرزوئے اقتدار کا غلبہ حاوی نظر آتا ہے۔ چنانچہ اسلام اور اقتدار لازم و ملزوم قرار پاتے ہیں۔ کسی نے اپنی سیاسی گروہ بندی کو نظام مصطفیٰؐ کا عنوان دے رکھا ہے اور کسی نے نفاذ شریعت کا کسی نے ایک فقہ کے نفاذ کا علم اٹھا رکھا ہے تو کسی نے دوسرے فقہ کا۔ لیکن ان سب کی منزل ایوان اقتدار کی سیڑھیوں پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ یہ ساری جماعتیں اور سیاسی جتھے اللہ کے دین اور موجودہ سیاست کو ناقابل جدا قرار دیتے ہوئے اکثر علامہ اقبال کا یہ مصرعہ دہراتے ہیں۔

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

حالانکہ دین اور سیاست کی اس آمیزش سے علامہ کا مقصد نہ تو دینی جماعتوں کی سیاست تھا اور نہ ان کی قیادت۔ ان کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ دین کو سیاست بنا دیا جائے بلکہ یہ کہ سیاست کو دینی بنایا جائے یعنی سیاست کو اللہ کی مخلوق کی خدمت کا ذریعہ سمجھا جائے تاکہ لوگ اقتدار کو ایک دوسرے کا لہو پینے، کمزور پر ظلم کرنے اور غریب کا حق مارنے کا وسیلہ یا ذریعہ نہ بنا سکیں۔ اگر علماء بذات خود سیاست کے جوہڑ میں کودنے کی بجائے ایک ارفع سماجی مقام سے بے لوث اور بے غرض انداز میں سیاسی برائیوں کی نشاندہی کریں، خدا کی غریب مخلوق کی حمایت کریں تو عوام کی ابتری بھی کم ہو سکتی ہے اور حکمرانوں کی بھی۔

(روزنامہ اوصاف 18 جولائی 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہماری تماشبین قوم

نوائے وقت کے کالم "سر راہے" کے مطابق ہماری قوم بھی عجیب "تماشبین" ہے کہ جب شمشیر و سناں ہاتھ میں لینے کا وقت ہو تو طاؤس و رباب میں غرق ہو جاتی ہے۔ محنت سے جی کتراتی ہے، لاٹری سے جی بہلاتی اور جوئے اور سٹے سے قسمت آزماتی ہے اور اس بات کو نہیں سمجھتی کہ جوئے میں کوئی کبھی نہیں جیتا۔ بلکہ ایک دفعہ جیتنے والے بھی دوسری مرتبہ سب کچھ ہار جاتے ہیں، ہندوؤں میں تو جوئے میں اپنی "دھرم پتنیاں" تک ہار جانے کی مثالیں ان کی "روشن تاریخ" کا حصہ ہیں اور "دروپدی" جیسی شریمتی کی یاد تازہ کرتی ہیں، پاکستانی قوم کو یہ لت مغرب نے لگائی ہو یا بھارت نے لیکن یہ ملک و قوم کے لئے ہے خطرناک کیونکہ یہ استغنا، قناعت، رزق حلال اور محنت کی قدروں کی یکسر نفی کرتی ہے۔

(نوائے وقت یکم اپریل 2000ء)

امام مہدی کا رتبہ

حیدر آباد (نمائندہ جنگ) مرکز تحقیقات و تبلیغات اسلامی جامشورو کے زیر اہتمام "فہم الاسلام" پروگرام کے پانچویں اور آخری دن "امام زماں مہدی علیہ السلام کی شخصیت اور مقام" کے موضوع پر ایران کے سید ابو فضل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے ہر مکتبہ فکر کے علماء کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی کا اللہ کی جانب سے نزول ہوگا اور وہ اس دنیا پر حکمرانی کریں گے۔ انہوں نے دینی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امام مہدی کے ظہور کے وقت یہ زمین رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ امام زماں کا خدا کے نزدیک اعلیٰ رتبہ ہے۔ آج کا انسان چاند اور مریخ پر پہنچ سکتا ہے لیکن امام زماں مہدی کی معرفت کو مشکل سے پہنچ سکتا ہے۔

(نوائے وقت 17 دسمبر 99ء)

بقیہ صفحہ 3

فخریہ انداز میں ذکر کر کے اس قصیدہ کو ختم کرتے ہیں لیکن ان تمام تفصیلات کے بیان میں وہ راستی، خلوص اور اعتدال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

وفات

حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب کوفہ کا شہر بسایا گیا تو لبیدؓ وہاں چلے گئے اور وہیں مقیم ہو رہے۔ آپ کی وفات حضرت معاویہؓ کے دور کے اوائل میں 41ھ میں ہوئی وفات کے وقت آپ کی عمر 157 سال تھی۔ اپنی لمبی زندگی کے بارے میں ان کا اپنا شعر ہے۔

ولقد سئمت من الحیاۃ وطولھا

و سئوال ھذا الناس کیف لبید؟

حقیقت یہ ہے کہ میں زندگی اور اس کے طول سے اکتا گیا ہوں اور لوگوں کے بار بار یہ پوچھنے سے تنگ آگیا ہوں کہ لبید اب کس حال میں ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے علوم کا سر چشمہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سر چشمہ قرآن شریف میں اس امت کو دیا ہے جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے' جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں (۔) ہاں یہ بات بالکل سچ ہے کہ ایک شخص کو جو ہتھیار دیا گیا ہے اگر وہ اس سے کام نہ لے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اس ہتھیار کا۔ اس وقت دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے (۔) باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت ان کے پاس تھی جو ان کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے' لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی کچھ پروا نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ (دین) سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 232)

انسانی جسم میں ہڈیوں کا نظام

انسانی ہڈیاں جسم کے نرم اور لچکدار حصوں کو سہارا دیتی ہیں اور اسے ایک خاص شکل دیتی ہیں۔ ہڈیاں جسم کے نرم اور لچکدار حصوں کی حفاظت بھی کرتی ہیں۔ ہڈی دراصل دو قسم کے مواد سے بنی ہوتی ہے اس کا باہر والا حصہ ایک ٹھوس مواد اور اندرونی حصہ دانے دار اور مسامدار مواد سے بنا ہوتا ہے۔ ہڈی کا بیرونی حصہ جو اسے سختی اور مخصوص شکل عطا کرتا ہے' زیادہ تر کیلشیم کے کیمیائی مرکبات اور فاسفورس سے بنا ہوتا ہے۔ ہڈی کا اندرونی نرم حصہ گودا (Marrow) کہلاتا ہے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ ایک نومولود بچے میں تقریباً 350 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ لیکن جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے تو بہت سی ہڈیاں مل کر ایک ہڈی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور بالغ ہونے تک 206 بن جاتی ہیں۔ انسانی کھوپڑی میں 29 ہڈیاں ہوتی ہیں۔ ریڑھ کا ستون ہڈیوں کے 26 کھوکھلے حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہمارے جسم میں ایک ہڈی کے علاوہ باقی تمام ہڈیاں ایک دوسری کے ساتھ ملتی ہیں۔ وہ ہڈی جو کسی دوسری کے ساتھ نہیں ملتی' زبان کی جڑ کی ہڈی ہے۔ اس کی شکل انگریزی حرف U کی طرح ہوتی ہے اور یہ حلق میں ہوتی ہے۔

(سرفراز احمد کی کتاب "انسانی جسم" سے انتخاب)

کمپیوٹرڈکشنری

ٹیگ (TAG): انفارمیشن کا ایک یونٹ جسے لیبل کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک ٹیگ بٹ ایک انسٹرکشن ورڈ ہے جسے فلیگ بھی کہتے ہیں۔

ٹیپ کریکٹر: وہ انفارمیشن جو بٹس پر مشتمل ہوتی ہے اور ٹیپ کے لمبائی کے رخ میں ریکارڈ شدہ ہوتی ہے۔

الفضل میگزین

نمبر 24

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

آپ کتنے طاقت ور ہو سکتے ہیں؟

یہ ایک اہم سوال ہے کہ ورزش آپ میں کتنی طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ کیا اگر آپ روز ورزش بڑھاتے چلے جائیں تو رفتہ رفتہ غیر محدود عرصے تک اپنی طاقت بھی بڑھاتے چلے جائیں گے؟ اگر ایسا ہو تو اس کی مثال وہی ہو گی کہ کوئی عورت پہلے دن کے بچھڑے کو گود میں اٹھالے اور پھر روزانہ ایسا ہی کرتی رہے تو کیا وہ چند سالوں کے بعد پورے بیل کو بھی اسی طرح گود میں اٹھا سکے گی؟ ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے معین قوتیں رکھی ہیں جن کی حد سے آگے نکل جانا اس کے قبضہ قدرت میں نہیں ہوتا۔ ہر انسان اپنے ڈھانچے اپنی نسل اور خاندان اپنے اعضاء کی بناوٹ اور مادے کے اعتبار سے ایک خاص مقام تک ترقی پا سکتا ہے۔ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اور ورزش صرف آپ کی یہ مدد کرتی ہے کہ آپ کو طاقت کے اس انتہائی مقام تک پہنچا دیتی ہے جو آپ کے لئے مقدر ہے۔ آپ یہ سن کر تعجب محسوس کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو طاقتیں عطا فرمائی ہیں اگر آپ ورزش نہ کر رہے ہوں اور ان طاقتوں کو پڑا پڑا ضائع کر دیں تو اپنی امکانی طاقت کا بیس فیصد بھی آپ استعمال نہیں کر سکتے ورزش آپ کی صلاحیتوں کو بیدار کرتی ہے اور آپ کو خدا تعالیٰ کی ودیعت کردہ قوتوں کے انتہائی مقام تک پہنچاتی ہے۔

عین ممکن ہے کہ ایک بڑے ڈیل ڈول والے شخص کی عملی طاقت ایک ایسے پستہ قد اور اکہرے بدن والے انسان سے بھی کم ہو جسے بظاہر قدرت نے بہت کم قوت عطا کی ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ بڑی ڈیل ڈول والے آدمی نے سست زندگی گزار کے اپنی قوتوں کو ضائع کر دیا اور عملاً اس میں اس کی امکانی طاقت کا محض ایک معمولی حصہ موجود ہے۔ لیکن چھوٹے قد کے دبلے انسان نے اپنی امکانی قوتوں کو مکمل سو فیصد حاصل کر لیا۔ پس مقابلۃً وہ اپنے سے بڑے شخص پر غالب آنے کی طاقت رکھتا ہے۔

(ورزش کے زینے صفحہ 30)

دنیا کا سب سے بڑا طیارہ

فرانس کی ایک کمپنی نے دنیا کا سب سے بڑا طیارہ A3XX بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ کمپنی کے ایک ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ دنیا کا ہر شخص اس میں بیٹھنا چاہے گا۔ اس طیارے میں سفر کے دوران آپ کو وہ تمام سہولتیں میسر آئیں گی جو زمین پر موجود فائیو سٹار ہوٹل آپ کو فراہم کرتا ہے۔ اس میں وہ سہولتیں موجود ہیں جن کے بارے میں آپ نے یا تو محض خلائی فکشن میں پڑھا ہو گا یا اسٹار ٹریک جیسی تخیلاتی ٹی وی فلموں میں دیکھا ہو گا۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا طیارہ ہے جسے "فلائنگ کروز شپ" بھی کہا جا رہا ہے۔ اسے دنیا بھر کی طیارہ ساز کمپنیوں کے 700 ہنرمند اور وسیع تجربہ رکھنے والے ماہرین نے تیار کیا ہے۔ اس طیارے کے ڈھانچے کا وزن 590 ٹن ہے۔ اب تک جتنے بھی طیارے بنائے گئے ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ وزن بھی اس سے ایک چوتھائی کم ہے۔ اس طیارے میں پانچ سو نشستوں سے زائد کی گنجائش ہے اس کی کل لمبائی 73 میٹر ہے اس طیارے کے ڈیزائن پر کروڑوں ڈالر خرچ کئے گئے ہیں اور یہ اپنی سہولتوں کی وجہ سے ایک بڑے بحری جہاز کے مشابہ ہو گیا ہے۔ مثلاً اس میں آرام کرنے کے کمرے ہیں جن میں آرام دہ تکیے اور گدے تک موجود ہیں۔ اس میں مسافروں کیلئے جم بنایا گیا ہے جس میں کم و بیش تمام قسم کی ورزش کی مشینیں رکھی گئی ہیں۔ اس میں ٹینس کورٹ' برگر شاپ اور بیمار مسافروں کیلئے کلینک بھی موجود ہے۔ یہاں کھانے کیلئے باقاعدہ ڈائننگ ٹیبل موجود ہے جہاں چار مسافر کھانا کھا سکتے ہیں اور عام ائرلائنوں کی طرح انتظار نہیں کرنا پڑتا آپ جب چاہیں بوفے سے کھانے کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا۔ پرواز کے دوران اگر کسی کو زمین پر فیکس کرنا چاہتے ہیں تو آپ لمحوں میں فیکس بھی کر سکتے ہیں 20 سے زائد ٹی وی چینلز دیکھ سکتے ہیں۔ 115 ریڈیو سٹیشنوں کی نشریات سن سکتے ہیں۔ اس طیارے کی تیاری سے قبل مسافروں کی ضروریات پر باقاعدہ تحقیق کی گئی اور ان کو مہیا کیا گیا۔ یہ طیارہ 2006ء تک عام ہو جائے گا لیکن اس کی مارکیٹ ابھی سے شروع کر دی گئی ہے A3XX سپر جمبو کی تیاری میں جرمنی' فرانس' برطانیہ اور اسپین کی ائربس انڈسٹری کا کنسورشیم شامل ہے۔

(جنگ میگزین 20 اگست 2000ء)

غزل

جب لفظ کبھی ادب لکھو گے
یہ لفظ مرا نسب لکھو گے

لکھا تھا کبھی یہ شعر تم نے
اب دوسرا شعر کب لکھو گے

جتنا بھی قریب جاؤ گے
انساں کو عجب عجب لکھو گے

ہر لحہ یہاں ہے ایک 'ہونا'
کس بات کا کیا سبب لکھو گے

انسان کا ہو گا ہاتھ اس میں
اللہ کا جو غضب لکھو گے

جب رات کو نیند ہی نہ آئے
پھر رات کو کیسے شب لکھو گے

بچے کے بھی دل سے پوچھ لینا
کیا ہے وہ جسے طرب لکھو گے

صدیوں میں وہ لفظ ہے تمہارا
اک لفظ جو اپنا اب لکھو گے

میں اپنے وجود کا ہوں شاعر
جو لفظ لکھوں گا سب لکھو گے

(عبید اللہ علیم کی "ویران سرائے کا دیا" سے انتخاب)

مرغی اور انڈے کی نعمت

عرض کیا "کچھ بھی ہو میں گھر میں مرغیاں پالنے کا روادار نہیں۔ میرا راسخ عقیدہ ہے کہ ان کا صحیح مقام پیٹ اور پلیٹ ہے اور شاید........"

"اس راسخ عقیدے میں میری طرف سے پتیلی کا اور اضافہ کر لیجئے" انہوں نے بات کاٹی۔

پھر عرض کیا "اور شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں کوئی مرغی عمر طبعی کو نہیں پہنچ پاتی۔ آپ نے خود دیکھا ہو گا کہ ہماری ضیافتوں میں میزبان کے اخلاص و ایثار کا اندازہ مرغیوں اور مہمانوں کی تعداد اور ان کے تناسب سے لگایا جاتا ہے"۔

فرمایا یہ صحیح ہے کہ انسان روٹی پر ہی زندہ نہیں رہتا.......... اسے مرغ مسلم کی بھی خواہش ہوتی ہے۔ اگر آپ کا عقیدہ ہے کہ خدا نے مرغی کو محض انسان کے کھانے کیلئے پیدا کیا تو مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ صاحب! مرغی تو درکنار' میں تو انڈے کو بھی دنیا کی سب سے بڑی نعمت سمجھتا ہوں۔ تازے خود کھایئے۔ گندے ہو جائیں تو ہوٹلوں اور سیاسی جلسوں کیلئے دگنے داموں بیچیے۔

(مشتاق احمد یوسفی کی کتاب "چراغ تلے")

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے نواسے مکرم نعیم احمد عزیز صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کو مورخہ 11۔ ستمبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ مکرم محمد اکرم عزیز صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف نوکوٹ کا نواسہ ہے۔ نومولود اسیر راہ مولا مکرم فاروق اسماعیل صاحب کا بھانجا ہے۔ جو آج کل حیدر آباد ڈسٹرکٹ جیل میں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ نے از راہ شفقت نومولود کا نام "جاذب احمد عزیز" عطا فرمایا ہے۔

نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

پتہ مطلوب ہے

○ مکرمہ ناصرہ تعظیم صاحبہ اہلیہ مکرم تعظیم احمد ملک صاحب 25/6 دارالرحمت غربی ربوہ حال کراچی۔ کا پتہ مطلوب ہے۔

مکرمہ موصیہ صاحبہ یہ اعلان اگر خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے پتہ کے بارے میں معلوم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر (سابق میجر فرقان فورس) حال جرمنی مورخہ 10۔ ستمبر 2000ء قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی ان کے بیٹے ونگ کمانڈر (ریٹائرڈ) سلطان احمد محمود 14۔ ستمبر کو ربوہ لے کر آئے محترم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب نے اسی دن ان کا جنازہ بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھایا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم (نومسلم) قادیان کی صاحبزادی تھیں اور محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم (محقق عیسائیت لاہور) کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا تعلق ایک مخلص احمدی خاندان سے تھا۔

وہ اپنے شوہر اور بیٹے مکرم چوہدری اسحاق احمد صاحب کے پاس گزشتہ دس سال سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ ان کے ایک بیٹے سلطان احمد محمود صاحب ونگ کمانڈر (ریٹائرڈ) کینیڈا میں مقیم ہیں۔ جبکہ تیسرے بیٹے چوہدری امتیاز احمد صاحب انگلستان میں رہائش پذیر ہیں۔ اسی طرح ان کی بیٹی روبینہ مبارکہ اہلیہ چوہدری مجید احمد صاحب طارق فیصل آباد میں مقیم ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ بیوہ محمد فیروز صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد مورخہ 3، 4 ستمبر 2000ء کی درمیانی شب انتقال کر گئیں۔

آپ میاں محمد مستقیم ٹیلر ماسٹر حافظ آباد کی بیٹی اور محمد آصف مجید صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ شہر کی پھوپھی تھیں۔

مرحومہ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان انٹری ٹیسٹ

○ صوبہ سرحد کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کے سال اول ایم بی بی ایس / بی ڈی ایس کلاسز میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ 15۔ اکتوبر 2000ء کو قیوم سٹیڈیم پشاور کینٹ میں صبح 9 بجے ہوگا۔ انٹری ٹیسٹ فارم سرحد کے تمام ڈینٹل / میڈیکل کالجز سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 10۔ اکتوبر 2000ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھیں جنگ 19۔ ستمبر 2000ء

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم نصیر احمد شریف صاحب حال وقف جدید ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے اس کا نام "مرزا توقیر احمد شریف" تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم شریف احمد پیرکوٹی صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا پوتا۔ مرزا غلام احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا نواسہ۔ میاں نور محمد صاحب مرحوم آف پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا ہے۔

نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اس کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بامقصد مذاکرات کے لئے تیار ہیں

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے دورہ امریکہ سے واپسی پر فرینکفرٹ میں اخباری نمائندوں سے خطاب میں کہا کہ ہم نے صدر کلنٹن سے کہہ دیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات سے نہیں گھبراتے۔ بامقصد امن بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ امریکہ کے ساتھ ایٹمی اسلحے کی توسیع کے بارے میں اختلافات کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہیلری کی واجپائی سے خوش گپیاں

بھارتی ٹی وی پر امریکی صدر کی اہلیہ ہیلری کلنٹن کی بھارتی وزیراعظم واجپائی کے ساتھ خوش گپیوں کے نظارے بار بار دکھائے جا رہے ہیں۔ بھارتی وزیراعظم کے دورۂ امریکہ کو بھارتی میڈیا غیر معمولی کوریج دے رہا ہے۔

واجپائی کے کمرے سے نوجوان گرفتار

واشنگٹن میں بھارتی وزیراعظم واجپائی کے کمرے سے ایک پر اسرار نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔ نوجوان کی نشاندہی پر اس کی ساتھی خاتون بھی پکڑی گئی۔ واجپائی اس وقت کمرے میں موجود نہ تھے۔ امریکی ذرائع نے کہا ہے کہ سنگین واقعہ پیش آ سکتا تھا۔

کابل کے اسلحہ ڈپو میں دھماکے

منگل کی صبح کابل کے اسلحہ ڈپو میں زبردست دھماکہ ہوا جس کے بعد وہاں آگ بھڑک اٹھی دھماکے کے باعث کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ بڑے دھماکے کے بعد درمیانی شدت کے دھماکوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا تھا جو آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔

شمالی افغانستان میں شدید لڑائی

ملک کے بیشتر علاقے پر قابض طالبان اور مخالف شمالی اتحاد کے احمد شاہ مسعود کی فوجوں کے درمیان زبردست لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ فریقین نے اپنی اپنی کامیابیوں کے دعوے کئے ہیں۔

فرانس کا اعتراض مسترد

فلپائن نے ابو سیاف گروپ کے خلاف کارروائی پر فرانسیسی اعتراض مسترد کر دیا ہے۔ صدر جوزف الیسٹراڈا نے کہا ہے کہ یرغمالیوں کو چھڑانے کے لئے گروپ کے خلاف کارروائی ہمارا اندرونی معاملہ ہے۔ فرانس کے صدر شیراک کو مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ فلپائن کے صدر نے کہا کہ کارروائی جاری ہے تاہم فی الحال فوجی کارروائی کو کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔

صومالیہ میں حملے 10 ہلاک

صومالیہ کے دارالحکومت موگادیشو میں نامعلوم افراد نے دو الگ الگ واقعات میں حملے کر کے مصر کے دس افراد کو ہلاک کر دیا۔ دونوں حملے الگ الگ کاروں پر کئے گئے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ ان حملوں کا مقصد نئی سیکیورٹی کمیٹی کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ یہ کمیٹی نئی پولیس فورس کی تشکیل کے لئے بنائی گئی ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا میں سیلاب

جنوب مشرقی ایشیا میں سیلاب کے باعث اب تک قریباً 40 لاکھ افراد متاثر ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں کمبوڈیا سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے یہاں مرنے والوں کی تعداد 119 ہو چکی ہے۔ ویت نام میں 30 ہلاک جبکہ 5 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ تھائی لینڈ میں 28۔ افراد ہلاک ہوئے جبکہ 19 لاکھ متاثر ہیں۔

اسرائیل میں مظاہرے

اسرائیل میں بھی تیل کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ مظاہرین نے یروشلم اور تل ابیب کے درمیان ناکہ بندی کر کے ٹریفک کئی گھنٹے روکے رکھی مظاہرین میں ٹرک اور ٹیکسی ڈرائیور شامل تھے۔ سپین فن لینڈ اور سویڈن میں بھی مظاہرے ہوئے ہیں۔

نیوزی لینڈ امریکہ سے مل گیا

نیوزی لینڈ نے بھی امریکہ کی تقلید کرتے ہوئے جاپان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہیل مچھلی کے شکار پر پابندی لگائی جائے۔ اگر جاپان نے وہیل مچھلی کے شکار کا پروگرام ختم نہ کیا تو اس پر اقتصادی پابندیاں لگ سکتی ہیں۔

بش جونیئر کا بلیو پرنٹ

امریکہ میں ری پبلکن پارٹی کے صدارتی امیدوار بش جونیئر نے متوسط طبقے کے لئے 16 صفحات کا بلیو پرنٹ جاری کر دیا ہے۔ اس میں تعلیم، ٹیکس اور صحت کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ بش جونیئر نے آرکنساس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بلیو پرنٹ ایک حقیقی منصوبہ ہے۔

آخری نصف صدی گرم ترین تھی

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ 1950ء سے 2000ء تک کی نصف صدی ہزاری کی گرم ترین نصف صدی تھی۔ گزشتہ ایک ہزار سال کا بدترین قحط 96-1790ء میں ہندوستان کے ایک علاقے میں ہوا جہاں چھ لاکھ افراد قحط سے ہلاک ہو گئے۔

شمالی کوریا میں تباہ کن سیلاب

شمالی کوریا کے مشرقی ساحل پر زبردست طوفان آنے سے 42۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ طوفان سے پل ٹوٹ گئے اور ٹیلی فون و بجلی کی لائنیں تباہ ہو گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 21 ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-10
جمعہ 22۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-32
جمعہ 22۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-54

اسلام آباد میں بم دھماکہ 20 ہلاک

اسلام آباد کے آئی ٹین ٹو سیکٹر میں گزشتہ روز صبح پونے آٹھ بجے کے قریب سبزی اور فروٹ منڈی میں اس وقت ایک ہولناک بم دھماکہ ہوا جب ایک ٹرک سے انگور کی پیٹیاں اتاری جا رہی تھیں۔ یہ پیٹیاں مینگورہ (سوات) سے لائی گئی تھیں۔ دھماکہ اس قدر ہولناک تھا کہ کئی افراد کے جسم کے ٹکڑے اڑ گئے۔ بم پیٹی میں چھپایا گیا تھا۔ ہر طرف کہرام مچ گیا۔ 20۔ افراد ہلاک اور 110 زخمی ہوئے۔ مزدور نے انگور کی پیٹی ٹرک سے نکالی۔ منشی نے ڈھکنا کھولا ہی تھا کہ وہ زوردار دھماکہ سے پھٹ گئی۔ کئی کلومیٹر کا علاقہ ہولناک آواز سے لرز اٹھا۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے بیشتر افراد دہاڑی دار مزدور، ریڑھی بان اور دکاندار تھے۔ پاک فوج کے جوان سراغ رساں کتوں سمیت فوراً ہی موقع پر پہنچ گئے۔ بہت سے زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

چیف ایگزیکٹو کو گلگت میں اطلاع

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور راولپنڈی کے کور کمانڈر کو حادثے کی اطلاع گلگت میں دی گئی۔ جنرل مشرف نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ ملک دشمن خوف ہراس پھیلانا چاہتے ہیں۔ عوام ان پر نظر رکھیں انہوں نے حکام کو ہدایت کی کہ مجرموں کی گرفتاری اور ان کو عبرتناک سزا دینے کے لئے اقدامات کریں۔

چار ٹرک ڈرائیور گرفتار

پولیس نے فوری طور پر چار ٹرک ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کی گاڑی دیکھ کر بھاگنے والے دو مشکوک افراد بھی گرفتار کر لئے گئے۔

سخت حفاظتی انتظامات

اسلام آباد کے اس دھماکے کو بھارتی خفیہ ایجنسی را کے دہشت گردوں کی کارروائی قرار دیا جا رہا ہے را کے دو درجن دہشت گردوں کی حال ہی میں گرفتاری اور سخت حفاظتی انتظامات بھی دھماکہ ہونے سے نہ روک سکے۔

بم دھماکے روز کا معمول

سیاستدانوں نے اپنے بیانات میں کہا ہے کہ بم دھماکے روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ اب حکومت کا کام صرف ٹیکس وصول کرنا رہ گیا ہے۔ حکومت ناکام ہو چکی ہے ان سیاستدانوں میں راجہ ظفر الحق، قاضی حسین احمد، نوابزادہ نصراللہ اور پیپلز پارٹی کے ترجمان شامل ہیں۔

مشرف سمیت 6 جرنیلوں کو طلب کیا جائے

طیارہ سازش کیس کی سماعت کے دوران نواز شریف نے درخواست دائر کی ہے کہ عدالت میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سمیت 6 موجودہ اور سابق جرنیلوں کو طلب کیا جائے۔ نواز شریف کی درخواست پر عدالت نے چیف پبلک پراسیکیوٹر کو نوٹس جاری کر دیا۔ ان جرنیلوں میں جنرل پرویز مشرف، جنرل ضیاء الدین، جنرل افتخار علی، جنرل طارق پرویز، سلیم حیدر اور اے ایس ایف کے کمانڈر شامل ہیں۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ جنرل مشرف کو بلایا جائے تاکہ وہ حلفیہ بیان دیں کہ 12۔ اکتوبر 1999ء کو پی کے 805 میں کیا واقعہ پیش آیا۔ اور کرگل کے حوالے سے وزیراعظم اور جنرل مشرف کے درمیان اقتدار کی کشمکش کی گواہی بھی آسکے۔ جنرل ضیاء الدین سے بلا کر پوچھا جائے کہ انہوں نے کس سازش کی اطلاع وزیراعظم کو دی تھی۔ اور وہ کیا واقعات تھے جن کی بناء پر سویلین حکومت کا تختہ الٹا گیا۔ سرکاری وکیل راجہ قریشی نے کہا ہم حکومت سے ہدایات لینے کے بعد جواب دیں گے۔

ڈالر کی قیمت میں اضافہ

زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے باعث حکومت نے غیر ملکی مالیاتی اداروں کو ادائیگیاں کرنے کے لئے اوپن مارکیٹ سے ڈالر کی خریداری کی جس کے نتیجے میں ڈالر 60 روپے کا ہو گیا ہے اور روپے کی قیمت میں 40ء2 روپے کی کمی ہو گئی ہے۔

دھماکہ بڑا واقعہ ہے

بی بی سی نے کہا ہے کہ وفاقی دارالحکومت میں ہونے والا بم دھماکہ بڑا واقعہ ہے۔ اس سال ہونے والے بم دھماکوں میں 100 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

تھانیدار کو دس ہزار جرمانہ

ایک محبوس شخص کے بارے میں عدالت میں غلط بیانی کرنے پر لاہور ہائی کورٹ نے تھانیدار کو دس ہزار روپے جرمانہ کر دیا۔ اور جرمانے کی آدھی رقم محبوس شخص کی برآمدگی کے لئے درخواست دینے والے کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

مزید دھماکوں کا خطرہ

حساس اداروں نے رپورٹ دی ہے کہ ملک میں مزید بم دھماکوں کا خطرہ ہے۔ لاہور کے 52 مقامات کو حساس قرار دے دیا گیا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ریڈ الرٹ کر دیا گیا۔

بھارت کے کنٹرول لائن پر حملے

بھارتی فوج نے کنٹرول لائن پر واقعہ پانڈو، عباس پور اور سیالکوٹ کے سیکٹروں پر حملے کئے۔ جوابی کارروائی میں 15 بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ پاک فوج نے دشمن کے 3 بنکر اڑا دیئے۔ سیالکوٹ بارڈر پر رینجرز کا جوان شہید ہو گیا۔ پانڈو اور لیپا سیکٹروں میں بھارتی گولہ باری سے 5 شہری شہید ہو گئے۔ درجنوں مکانات تباہ ہو گئے۔ عباس پور سیکٹر میں بھارتی بلیک کیٹ کمانڈوز آزاد علاقہ میں گھس آئے۔ لوگوں کی مزاحمت پر بھاگ نکلے۔ تروٹی گاؤں میں فائرنگ سے ایک شہری شہید ہو گیا۔ بھارتی فوج نے کئی گھنٹے لاش اٹھانے نہیں دی۔

ٹیکس سروے کا دوسرا مرحلہ

سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ٹیکس سروے کا دوسرا مرحلہ 25 ستمبر سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وفاقی دارالحکومت میں ہونے والے اجلاس میں پہلے سروے پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

جرنیلوں کی کرپشن کے ثبوت

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے جرنیلوں پر کرپشن کے سنگین اور شدید ترین الزامات عائد کئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایڈمرل منصور الحق کی کرپشن پکڑی تو آرمی چیف نے کہا معاملہ یہیں دبا دو۔ جنرل مشرف کی طرف سے سیاستدانوں کو کرپٹ قرار دینے کا نوٹس لیتے ہوئے نواز شریف نے اسے چودہ کروڑ عوام کی توہین قرار دیا اور کہا کہ جرنیلوں نے سب سے زیادہ ملک لوٹا۔ اسلحہ میں سب سے زیادہ کمیشن جرنیلوں نے کھایا۔ 20 ہزار تنخواہ لینے والوں کے بچے امریکہ پڑھتے ہیں۔ ریٹائرڈ جرنیل نے 20 کروڑ کے اثاثے کس طرح بنائے کیا کوئی ایسی عدالت یا جج ہے جو کرپٹ جرنیلوں کو تھانہ سرور روڈ میں بند کر کے ان کا ریمانڈ لے۔ ایک سابق آرمی چیف نے 34 لاکھ کا پلاٹ الاٹ کرا کے سوا کروڑ میں بیچا۔ ایک جرنیل نے ناقص ٹینک خرید کر کمیشن کھایا۔ جرنیلوں نے ڈیوٹی فری کاریں منگوائیں۔ صحیح احتساب ہو تو بیرون ملک جمع کرائی گئی رقم صرف جرنیلوں کے کھاتوں سے ملے گی۔ کیا یہ آسمانی مخلوق ہیں کہ ان کا احتساب نہ ہو۔

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

BRAIN TONIC
برین ٹانک
دماغ میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے
بالوں کو قبل از وقت سفید ہونے سے روکتا ہے
یادداشت کو تیز کرتا ہے
معدہ اور جگر کی اصلاح کرتا ہے
نظر کی کمزوری کو دور کرتا ہے
اس کے مسلسل استعمال سے عینک بھی اتر جاتی ہے
اس کے استعمال سے بچوں کو سبق جلد یاد ہو جاتا ہے
دماغی اور تحقیقی کام کرنے والوں کیلئے نایاب روزگار ٹانک
جان یونانی دواخانہ چوک بیت المہدی گولبازار ربوہ
دواخانہ 213149، رہائش 211485

خوشخبری
Save Time, Energy money
داخلے جاری ہیں
INSTITUTE OF INFORMATION TECHNOLOGY (IIT)
Get Oracle Certification under certified teacher from
ORACLE CORPORATION U.S.A.
After this course you can get
* OCP Certificate from ORACLE CORPORATION
* Helps in Immigration, Working Visa, Jobs in fortune 500 Companies all over the world.
6/50 Darul Aloom Wasti Rabwah - ☎ 04524-211629

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61